بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۲/۶۲ / جمعرات ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ ج ۳ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش ۳ فروری ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲ تبلیغ / فروری ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت قدرے بہتر ہے۔ ٹانگ کی درد میں کچھ کمی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت یابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون کے جنوبی صوبہ میں ۳۰ افراد کا قبولِ احمدیت

احمدیت قبول کرنیوالوں میں ایک جسٹس آف پیس اور ایک عیسائی خاندان بھی شامل ہے

مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ بو (سیرالیون) اپنے یکم نومبر کے خط میں لکھتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ بو کے حلقہ میں ستمبر اور اکتوبر کے مہینہ میں تیس افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

● نومبائعین میں پا ابوبکر فوفانہ (م.ج) جسٹس آف پیس بھی شامل ہیں۔ یہ بو شہر کی بہت جانی پہچانی شخصیت ہیں انشاء اللہ ان کے ذریعہ اور بیعتوں کی بھی امید ہے۔

● بو میں ایک عیسائی خاندان جو پانچ افراد پر مشتمل ہے احمدیت میں شامل ہوا۔

● POJEHUM شہر جو ضلع کا صدر مقام ہے وہاں کے بارسوخ شخص محمد سوری کرومانے بیعت کی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ اب وہاں جلد مسجد کا قیام بھی عمل میں آسکے گا۔

● LEYAMA لیاما گاؤں میں بھی ایک معزز شخص پا موسیٰ نے بیعت کی۔

● BAOMA گاؤں میں مزید چار افراد نے بیعت کی۔ دو سال پہلے یہاں جماعت قائم ہوئی تھی۔

● WALIHUM BUMPEL میں ہماری پرانی جماعت ہے وہاں بھی دو عیسائی میاں بیوی نے بیعت کی۔ مزید عیسائیوں کے اسلام قبول کرنے کی توقع ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان نئے داخل ہونے والوں کو استقامت عطا فرمائے اور ہم جلد یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ مشاہدہ کر سکیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

(مرسلہ وکالتِ تبشیر ۔ ربوہ)

مکرم شوکت علی "پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ رنگون" وفات پا گئے

رنگون سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم شوکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رنگون۔ انیس اور بیس نومبر ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب انتقال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ ۱۹۷۲ء سے تادمِ حیات جماعت کے صدر رہے اور نہایت درجہ اخلاص سے دینی خدمات بجالاتے رہے۔

جن دنوں مشن ہاؤس کی عمارت تعمیر ہو رہی تھی۔ آپ اپنا کاروبار بند کر کے ہمہ وقت مشن کی تعمیر کی نگرانی کرتے رہے۔ رنگون کے ماحول میں HAMAYUT میں مسجد کی تعمیر میں آپ نے ذاتی دلچسپی لی۔

انہوں نے اپنے پیچھے سولہ سوگوار بچے چھوڑے ہیں جن میں سے چھ لڑکے اور دس لڑکیاں ہیں۔ اُن کی تدفین احمدیہ قبرستان میں ہوئی وہ دو سال سے جگر کی خرابی میں مبتلا تھے۔ وفات سے کچھ پہلے ڈاکٹر نے بتلا دیا تھا کہ وہ چند گھنٹوں کے مہمان ہیں۔ چنانچہ ان کی خواہش کے پیشِ نظر انہیں مشن ہاؤس لایا گیا جہاں پر آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل التبشیر ۔ ربوہ)

ملاوی اور زمبابوے اور فن لینڈ کے سفیر صاحبان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر

مکرم عبدالباسط صاحب امیر و مشنری انچارج زیمبابوے یکم دسمبر ۱۹۸۲ء کے مکتوب میں لکھتے ہیں۔

ملاوی اور زمبابوے کے سفراء (متعینہ زیمبابوے) سے الگ الگ ملاقات کی گئی اور ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا۔

ملاوی کے سفیر سے ملاقات کے وقت اُن کے تھرڈ سیکرٹری بھی موجود تھے انہوں نے گفتگو میں پوری دلچسپی لی۔

ہر دو سفراء کو سلسلہ کی مساعی سے آگاہ کیا جس پر انہوں نے بہت مسرت کا اظہار کیا فن لینڈ کے سفیر کو جب وہ ملنے گئے تو اُس وقت زیمبابوے کا ایک وفد اُن سے ملنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ سفیر صاحب کو جب یہ پتہ چلا کہ وہ اُن کی ملاقات کے انتظار میں کمرہ انتظار میں بیٹھے ہیں تو وہ خود وہاں تشریف لے آئے اور وضاحت کرنے لگے۔ کہ وفد ایسے موقعہ پر آگیا جب آپ سے ملاقات کے لئے وقت مقرر تھا تاہم وہ اپنے سیکرٹری کے کمرہ میں ان کو لے کر چلے گئے۔ اس موقعہ پر قرآن مجید ترجمہ و تفسیر کا نیا ایڈیشن اور اسلامی اصول کی فلاسفی پیش کی۔ جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ لیا اور کچھ دیر تک سلسلہ اور جماعت کے بارہ میں گفتگو ہوتی رہی۔

(مرسلہ وکالتِ تبشیر ۔ ربوہ)

غرناطہ مشن کا پتہ

ہمارے غرناطہ مشن (سپین) کا پتہ حسبِ ذیل ہے:۔

MR. KARAM ILAHEE ZAFAR.
CARETERA DELA SIERRA 16, 1-'1A-BLOQUE 2
GRANDA (SPAIN)

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

۔۔ میرے بیٹے عزیزم ملک صفی اللہ خان سلمہ اللہ کا نکاح عزیزہ بشریٰ بٹ سلمہا لیکچرار گورنمنٹ کالج گوجرہ بنت مکرم چوہدری خورشید عالم صاحب بٹ ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ سے مبلغ ۱۵ ہزار روپیہ مہر پر طے پایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے ۲۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نکاح کا اعلان کیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ یہ تعلق دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان
۳۰/۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی منعقد ہوگی۔ جملہ قائدین ابھی سے تیاری شروع کریں اور ہر مجلس سے نمائندہ تیار کریں۔ کلاس کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لیے دعا بھی جاری رکھیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

۳ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کی دوستی کا شرف اور اس کی عظیم الشان برکات

اس میں شک نہیں کہ جو شخص بھی اللہ اور رسولؐ پر ایمان لاتا ہے وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ لیکن زبانی اقرار کی رو سے ایمان لانے اور ایمان کے دل کے اندر داخل ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ایسے اعراب یعنی دیہاتیوں کے متعلق جو ایمان تو لے آئے تھے لیکن ایمان ابھی ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا تھا فرمایا:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں (یعنی ہم مسلمان ہیں) کیونکہ (اے اعراب) ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی سچی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل ضائع نہیں ہونے دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان کے زبانی اقرار کے نتیجہ میں ایک انسان مسلمان کہلانے کا حقدار تو بن جاتا ہے لیکن وہ عند اللہ حقیقی مومن اس وقت بنتا ہے جب ایمان اس کے دل کے اندر داخل ہوتا ہے۔ ایمان کے دل میں داخل ہونے کی علامت یہ ہے کہ ایسا شخص اللہ اور رسولؐ کی سچی اور کامل اطاعت لائے بغیر نہیں رہتا۔ وہ اپنے ہر کام میں اللہ اور رسولؐ کی پوری اطاعت بجا لاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کے کسی عمل کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ اسے پوری پوری جزاء ہی نہیں بلکہ استحقاق سے بڑھ کر جزا دیتا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ جزاء کیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ میں سچی اور کامل اطاعت بجا لانے والے مومنوں کا دوست بن جاتا ہوں اور پھر اپنی اس دوستی کو اس حد تک نبھاتا ہوں کہ میں انہیں اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں اور جو میری پناہ میں آجائیں انہیں کوئی دشمن کوئی اندھیرا یا مخالفوں کا کوئی منصوبہ گزند نہیں پہنچا سکتا۔ جب بھی ان کے لئے مخالفوں کی طرف سے کوئی اندھیرا پیدا کیا جاتا ہے میں اسے دور کر کے انہیں پھر روشنی میں لے آتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اپنے اس سب سے اہم انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ (بقرہ آیت ۲۵۸)

ترجمہ:۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو (حقیقی) ایمان لاتے ہیں۔ وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جب تک ایمان دل میں داخل نہ ہو اور اللہ اور رسولؐ کی کامل اطاعت بجا لانے کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالےٰ کی دوستی کا شرف حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک وہ خطرہ میں ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے جسے کامل اطاعت اور اعمال صالحہ بجا لانے کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی دوستی کا شرف حاصل ہو جائے وہ تمام خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ خطرات تو اس کے لئے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ اللہ تعالےٰ کی پناہ میں ہوتا ہے۔ اس سے بڑے سے بڑا خطرہ بھی اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ خدا تعالےٰ خود اس خطرہ کو دور کر دکھاتا ہے۔ انسان کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ زبانی ایمان کو ہی اپنے لئے کافی نہ سمجھے بلکہ کامل اطاعت اور اعمال صالحہ بجا لا کر خدا تعالےٰ کی دوستی کے شرف سے مشرف ہونے کی کوشش کرے۔ تا کہ وہ خدا تعالےٰ کی پناہ میں آجائے۔

چونکہ ماموریں الٰہی لوگوں کو حقیقی مومن بنانے اور انہیں اللہ تعالےٰ کی دوستی کے شرف سے مشرف کرنے آتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بڑے زوردار الفاظ میں نصیحت فرمائی ہے کہ ہم اپنے آپ کو عند اللہ حقیقی مومن بنائیں تا کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کی دوستی کا شرف حاصل ہو اور ہم اس کی پناہ میں آکر ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہو جائیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"سچا مومن وہ ہے جو کسی کی پروا نہ کرے۔ خدا تعالےٰ خود ہی سارے بندوبست کر دے گا۔ لوگوں کی تکلیف دہی کی پروا نہیں رکھنی چاہیئے۔ دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ دوستی پکی کرتا ہے تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں۔ وہ کون دوست ہے جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے تو وہ بے تعلقی ظاہر کرے ..... خدا تعالےٰ کی دوستی تو وہ ہے کہ دنیا داروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ دنیا داروں کی دوستی میں تو عذر بھی ہے۔ تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیا دار دوستی توڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے تعلقات پکے ہیں جو شخص خدا تعالےٰ کے ساتھ دوستی کرتا ہے خدا تعالےٰ اس پر برکات نازل کرتا ہے۔ اس کے گھر میں برکت دیتا ہے اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے، اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے ....

بخاری میں ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ نوافل ہر شے میں ہوتے ہیں۔ فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ نوافل میں داخل ہے۔ جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی (دوست۔ ناقل) سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کے لئے تیار ہو جائے۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی، بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی تکذیب کی کچھ پروا نہیں رکھتے۔ جو لوگ خلقت کی پروا کرتے ہیں وہ خلق کو معبود بناتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے وہ دنیا کی پروا نہیں کرتے۔ آگے خدا تعالےٰ کا فضل ہوتا ہے کہ دنیا کھنچی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۷-۱۸۸)

ضروری اعلان

حضور اقدس کی خدمت میں ڈاک کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات

۱۔ جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں وہ دعا کی درخواست ہو یا کسی اور مضمون پر مشتمل ہوں۔ ہر خط صاف اور خوشخط لکھنا چاہیئے۔

۲۔ مضمون جامع اور مختصر ہو۔

۳۔ خط پر مکمل نام اور پتہ ضرور درج ہونا چاہیئے۔ مثلاً مکان نمبر۔ گلی نمبر وغیرہ۔ شہر اور مقام نمایاں ہو۔ سربراہانِ سلسلہ احمدیہ یا وزراء عہدیدارانِ جماعت بھی اپنا ایڈریس لکھا کریں۔ صرف دستخط کرنا کافی نہیں۔

۴۔ لفافہ کے اوپر اپنا پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ چٹھی کے اندر مکمل ایڈریس لکھنا چاہیئے۔

۵۔ خط پر تاریخ درج کریں اور کسی پہلے خط کے تسلسل کی صورت میں دفتر کی چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

۶۔ جن خطوط کا تعلق دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ ہو اُن میں پرائیویٹ سیکرٹری کا نام نہیں لکھنا چاہیئے۔ بلکہ عہدہ کے لحاظ سے مخاطب کیا جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بار دیکھا ہے دوسری بار دیکھنے کی ہوس ہے

ایک خوبصورت ملک کا سفر

(قسط دوم آخری)

سپین کی طرزِ معاشرت اور تہذیب کا جائزہ

مکرم کیپٹن
ڈاکٹر بشیر احمد
ایم - سی - ربوہ

الحمراء

غرناطہ میں دنیا کا عجوبہ الحمراء ہو بہو قائم ہے۔ الحمراء کے ساتھ کئی عالی شان محلات بھی صحیح حالت میں قائم ہیں بہت سی عمارات توڑ پھوڑ کا شکار ہو چکی ہوئی ہیں الحمراء کی دیواروں پر جابجا آیاتِ قرآنی اور نمایاں طور پر لا غالب الا اللہ کندہ ہے۔ وسیع باغات بمع تفریحی عمارات کے ہو بہو قائم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ صدیوں بعد بھی ان محلات میں قدم رکھتے ہوئے ایسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے مکین ابھی ابھی اٹھ کر گئے ہیں۔ یہاں کھڑے ہو کر جانب جنوب سیرا نواڈا کی پہاڑیاں جو سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ نظر آتی ہیں۔ جہاں سے الحمراء اور اس کے ملحقہ باغات کو چشموں کی شکل میں پانی پہنچ رہا ہے کہتے ہیں۔ یہ چشمے مسلمان انجینئروں کے کمال وفن کا شاہکار ہیں۔ ان مقامات کی برکتیں جاری ہیں۔ ہم نے غرناطہ میں ۲۰۰ پسیتہ اور سیوئل میں یکصد پسیتہ (سپینش سکہ) ان مقامات کے دیکھنے کے لیے ٹکٹوں کی خرید کے لیے فی کس ادا کیے۔ اندازاً لاکھوں پسیتہ حکومت سپین کو ان مقامات کے زائرین سے روزانہ وصول ہوتے ہیں۔ اگر سپین کی سابقہ حکومتیں مسلمانوں اور رومنوں کی چھوڑی ہوئی یادگاروں کی حفاظت کرتیں تو آج کئی گنا زیادہ آمد وصول ہوتی۔ یہ مقامات زائرین کے لیے باعثِ تفریح ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے لیے باعثِ عبرت کہ لہو و لعب نااتفاقی۔ اور انتشار بالآخر تباہی کا باعث ہوتا ہے۔

ذرائع آمد و رفت

ذرائع آمد و رفت کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اندرون ملک تمام بڑے شہروں تک ہوائی سروس ریلوے۔ بس سروس۔ ٹیکسی اور کاریں ہیں۔ بسیں آرام دہ اور خوبصورت۔ ریل گاڑیاں آرام دہ اور تیز رفتار گاڑیوں میں ریسٹورنٹ کی سہولت بھی ہوتی ہے جس گاڑی سے ہم نے سفر کیا: بجلی سے چلنے والی تھی۔ تین گھنٹہ میں قرطبہ سے ملاگا کا سفر طے ہوا۔ سڑکوں پر پاکستان بھارت کی طرح کا رش نہیں تھا۔ دُور دُور تک سڑک ٹریفک سے خالی نظر آتی تھیں۔ بار برداری کے ٹرک شاید ہی نظر آتے۔ اندرون ملک بار برداری شاید بذریعہ ریل ہی ہوتی ہوگی۔ اتنا تاثر ضرور ملتا ہے کہ تجارت کی طرف رجحان کم ہے۔

ملک زیادہ تر زراعتی ہے زمین بہت بڑے زمینداروں کے قبضہ میں ہیں ان زمینداروں کا ہمارے ملک کی طرح ملکی سیاست میں بڑا دخل ہے۔ چھوٹے زمیندار بھی ہیں۔ کسان بہت ہیں۔ اور کاشت کے لیے زمین حاصل کرنے کے لیے سخت مقابلہ ہوتا ہے۔ کئی امیدوار کھڑے ہو جاتے ہیں۔ گورنمنٹ بے زمین کسانوں کی بہبود کے لیے کوئی قدم تاحال نہیں اٹھا سکی۔

بہت سے بے کار مزدور اور کسان شہروں کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ جہاں رہائش کا مسئلہ بن گیا ہے۔ ایک ایک کمرہ میں تین تین چار چار فیملیز گزارا کرنے پر مجبور تھیں۔ کیونکہ کرایہ مکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

شمال مغربی علاقہ میں بارش نسبتاً زیادہ قریباً ۴۰ سالانہ ہوتی ہے۔ زیادہ تر میدانی علاقہ ہے کہیں کہیں نہروں سے بھی آبپاشی ہوتی۔ یہ زمین اس قدر زرخیز ہے کہ گندم کی فصل کسی بھی ملک کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ ایک خاص خوبی اس ملک کی زعفران ہے۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ اور بہترین پیدا ہوتا ہے۔ افسوس ہے۔ یہ خاص خطۂ زمین ہم نہ دیکھ سکے ایک بار دیکھا ہے۔ شمالی مغربی علاقہ میں گائے بیل۔ لڑنے والے بیل بھیڑ بکری بھی ہوتے ہیں۔ بیرون ملک سے ہزاروں سیاحی بھی بُل فائٹنگ (بھینسے کی لڑائی) دیکھنے آتے ہیں۔ اس کھیل کے دیکھنے کے لیے بہت بڑے بڑے سٹیڈیم۔ ملاگا۔ سیوئل اور بعض دوسرے شہروں میں تعمیر ہیں اس طرح عورتوں کے ایک مخصوص رقص کے لیے بھی یہ ملک مشہور ہے جس کو دیکھنے کے لیے یورپ و امریکہ سے شائقین کھچے چلے آتے ہیں۔ علاوہ ان خصوصیات کے آثار قدیمہ۔ سپین کی صاف ستھری فضاء گہرا نیلا بے داغ آسمان۔ چمکتا سورج لیکن حدت قابلِ برداشت۔ صاف شفاف آبادیاں اور شہر۔ پھلوں سے لدے باغ۔ چھوٹے بڑے سبزہ زار درخت سواحل پر خوبصورت نظارے بوٹنگ۔ اور نہانے اور دھوپ سیکنے کے خوبصورت سمندر کے کنارے زائرین کی کشش کا باعث بنتے رہتے ہیں قریباً ۲½ کروڑ سیاح ہر سال سپین میں وارد ہوتے ہیں اور سپین کے لیے اک بہت بڑی آمد کا ذریعہ ہیں۔

بہت سے نوجوان بیرون ملک محنت مزدوری کے لیے یورپین ممالک کی طرف جا چکے ہیں۔ اور کافی مقدار میں روپیہ سپین بھیجتے ہیں۔ ہمارے ملک کی طرح ملک کی اقتصادی بحالی کو کافی سہارا مل رہا ہے۔ امریکن ایڈ پچھلے برسوں میں کافی مل چکی ہے۔ اور ابھی مزید متوقع ہے۔

سپین کی آبادی کی کمی کی وجوہات ظاہر ہیں۔ کہ ایک کثیر حصہ آبادی کا امریکہ دریافت ہونے پر سپین سے ہجرت کر کے امریکہ میں جا آباد ہوا تھا۔ اس وقت ۲۰ کروڑ باشندے امریکہ میں سپین کی مقامی زبان بولتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ سمجھ آتی ہے کہ مسلمانوں پر ظلم کے بعد اس قوم کو عذابِ الٰہی نے پکڑ لیا۔ امریکہ سے بے حساب سونا چاندی آجانے سے یہ ملک بہت امیر اور طاقت ور ہو گیا۔ یہ دولت اسے ہضم نہ ہو سکی ایک صد سال بعد برطانیہ سے جنگ چھیڑ دی اور مار کھائی اور ایسی مار کھائی کہ پھر اٹھ نہ سکا۔ نپولین کے دور میں بھی یہ ملک ذلت سے دوچار رہا۔ اس کے بعد سول وار میں ملوث ہوا۔ جو جنرل فرانکو کے دور تک جاری رہا اس طرح بھی آبادی گھٹتی ہی گئی۔ تیسری وجہ برتھ کنٹرول۔ اگر بچے پیدا نہ ہوں گے تو آئندہ کام کرنے والے اور شادیاں کر کے آبادی بڑھانے والے کہاں سے آئیں گے۔ لوگ خوش شکل۔ صحت مند۔ خوش وضع۔ خوش پوش ہنستے مسکراتے چہرے۔ ملنسار۔ مزدور بھی صاف ستھرا۔ کسان بھی صاف ستھرا۔

ملک بحیثیت مجموعی خوبصورت ہے۔ زمین پہاڑیاں۔ وادیاں سبزہ زار۔ باغات کی کثرت موسم زیادہ تر معتدل۔ مکانات۔ گاؤں۔ شہر۔ صاف ستھرے اور خوبصورت شمالی علاقوں کے لوگ گورا رنگ نیلی آنکھیں اور سنہری بال۔ جنوب میں ملی جلی آبادی کافی تعداد رنگدار۔ سیاہ بال۔ سیاہ یا بھوری آنکھیں۔ کبھی اندلس کی عورتیں سیاہ لمبے بالوں کی وجہ سے خوبصورتی میں مشہور تھیں۔ اب لمبے بال کٹ چکے ہیں۔ اور وہ خوبصورتی کے تذکرے بھی سننے میں نہیں آتے۔

یہ ملک اپنا وطن بنا لینے کے قابل ہے۔ اک بار دیکھا ہے دوبارہ دیکھنے کی ہوس ہے۔

مغربی تہذیب کا اثر یہاں بھی نمایاں ہے۔ اکثر نوجوان لڑکیاں صرف ایک بنیان اور تنگ پتلون پہنے پھرتی ہیں۔ اکثر جوڑے کمر میں بازو ڈالے چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔

ریلوے ٹرین پر ملاگا جاتے ہوئے راستہ میں ایک ریلوے سٹیشن پر ایک جوڑا سوار ہوا تھا۔ کہ نوجوان نے ایسی حرکت کی جو ہمارے ملک میں قابلِ تعزیر ہے سب نے دیکھا مگر کسی نے توجہ نہ کی ایسے جیسے جو ہوا معمول ہے ہوائی جہاز میں لندن کے لیے سوار ہوئے نماز جہاز میں ادا کی نماز کے بعد میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک سپینش نے خاکسار سے دریافت کیا۔ کہ تمہاری عورتیں منہ کیوں ڈھانپتی ہیں۔ میں نے کہا غلط نظروں سے بچنے کے لیے اور صبح والا واقعہ جو ایک ریلوے سٹیشن پر میں دیکھ چکا تھا۔ مثال کے طور پر اسے تفصیل سے بتایا تو ہنس کر کہنے لگا۔ کہ ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ ہوتا ہی رہتا ہے۔ یعنی اس کے نزدیک بالکل معمولی واقعہ تھا۔ اس کو تفصیل سے پردہ کے فوائد بتائے۔ اور اسلام اور جماعت احمدیہ کے عقائد۔ اور مسجد بشارت کا تعارف تفصیل سے بتایا۔ وہ کسی اچھے عہدہ پر سپین میں ملازم ہے۔ اس نے افسوس کا اظہار کیا۔ کہ اسے علم نہ ہو سکا ورنہ افتتاح کے موقع پر ضرور حاضر ہوتا۔ اس نے ایڈریس لے لیا اور مسجد جا کر مزید معلومات حاصل کرنے کا شوق ظاہر کیا سپین میں جس بھی ریسٹورنٹ میں گئے۔ یا آتے جاتے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ لوگوں کو شراب ہی پیتے دیکھا۔ شراب اور سؤر کا گوشت کثرت سے دستیاب ہے۔ دونوں ملکی پیداوار ہیں ان دونوں چیزوں نے اس قوم پر منفی اثرات ڈال رکھے ہیں۔

صدیوں سے یہ ملک کٹر کیتھولک مذہب کے دباؤ میں چلا آرہا ہے۔ کسی دوسرے مذہب کی جھلک تک دیکھنے کا اس قوم کو موقعہ نہیں دیا گیا۔ کیتھولک مذہب نے اس قوم کی اخلاقی اقدار کو صحیح راستہ پر چلانے کی ہرگز کوئی کوشش نہیں کی۔

ملک میں مذہبی آزادی کا قانون رائج ہو جانے سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے لیے دینِ فطرت کی تبلیغ کا موقع بہم پہنچا دیا ہے۔ امیدوار ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی سابقہ غلطیاں معاف فرمائے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ غرناطہ کے آخری بادشاہ محمد ابو عبداللہ کو جب خلافِ معاہدہ فرڈیننڈ اور ازابیلا نے بزور غرناطہ سے نکال دیا۔ تو ابو عبداللہ ایک پہاڑی پر گھوڑے پر سواری کی حالت میں کھڑا غرناطہ کو آنسو بھری آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ تو اس کی والدہ محترمہ نے طنزاً کہا۔ اب عورتوں کی طرح رونے کا فائدہ؟ مردوں کی طرح جہاد کا موقع قوم نے کھو دیا ہے۔

اس سلسلہ میں اندلس میں ایک قصہ مشہور ہے کہ

"شکست کے بعد ابو عبداللہ مع اپنے خاندان اور لاؤ لشکر کے سیرا نواڈا کی پہاڑیوں کے کسی غار میں چلا گیا اور کسی جادوگر نے اسے تمام لاؤ لشکر سمیت گہری نیند سلا دیا۔ اور کہا، کئی صدیوں بعد کوئی شخص اس غار پر سے گزرے گا۔ اور تین نام پکارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گا۔ تو ابو عبداللہ اپنے تمام خاندان اور لاؤ لشکر کے ساتھ چاک و چوبند اور ٹکڑا ہو گا۔ اور سپین کو دوبارہ فتح کر کے اپنی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرے گا۔ اگر ابھی تک وہ تمہیں نام پکارے نہیں گئے۔ تو صرف اس لیے کہ وہ خاص وقت ابھی نہیں آیا"

بعض موقع ایسے قصوں میں حقیقت پنہاں ہوتی ہے۔ غور کیا جائے تو عین ممکن ہے۔ اس وقت کے مسلمانوں کی حالت زار پر رحم فرما کر بعض اولیاء اللہ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخش کر بشارت دی ہو۔ اور وہ بشارت بگڑتے بگڑتے جادو کے قصے کی صورت میں اس قوم میں مشہور ہو گئی ہو۔

پیشگوئیوں کی اصل حقیقت پیشگوئی پوری ہونے پر ہی واضح ہوا کرتی ہے۔ یہاں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔

میں نے غور کیا۔ تو صاف اور واضح حقیقت اس قصہ میں نظر آئی:۔

"حضرت مسیح موعود کی قیادت میں حضرت مصلح موعود کی سپین کے بارہ میں تڑپ اور دعائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور سے بشارتیں اور سپین میں احمدیہ مشن کا قیام۔ دوم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی سپین میں تبلیغ کے بارہ میں تڑپ اور دعائیں۔ ۱۹۷۰ء میں میڈرڈ کے مقام پر ہوائی جہاز سے اترتے ہوئے اپنے خدام کو حضور کا فرمانا۔ کہ "مجھے طارق کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز آرہی ہے۔ کہا تمہیں بھی آرہی ہے"

پھر غرناطہ میں حضور کو آیت کریمہ کے القاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے بشارت پھر مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھنا۔ اور آخری دم زندگی تک مسجد بشارت کی تعمیر میں ذاتی دلچسپی لینا۔

سوم۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا افتتاح مسجد بشارت بہ نفس نفیس مبارک قدم فرما کر مسجد کا افتتاح فرمانا۔ اور سپین میں تبلیغ کی مہم کو تیز سے تیز تر فرمانا۔ تینوں مقدس نام بہ بانگ دہل پکارے جا چکے ہیں اور مذکورہ آیۃ کریمہ میں بیان فرمودہ پیشگوئی کے مطابق مقدر وقت آچکا ہے آج الحمراء کی دیواروں پر کندہ لا غالب الا اللہ چمکتے سورج کی طرح سارے سپین میں ضوفشانی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے اسلام کے سپین میں غالب آجانے کی ابتدا ہو چکی ہے۔ غریب سی قلیل سی جماعت احمدیہ یہ فخر حاصل کرنے والی ہے۔ کہ سپین کا ملک اپنی جھولی میں ڈال کر حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ڈالنے کی سعادت حاصل کرے گی۔

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں میں

محترم راجہ غلام حسین صاحب کا ذکرِ خیر

وفات یافتہ دوستوں کا ذکرِ خیر کرنا اسلامی تعلیمات کا ہے۔ ۵ فروری کا دن ایک نہایت مخلص دوست کی یاد تازہ کرتا ہے۔ محترم راجہ غلام حسین صاحب مرحوم گزشتہ سال اسی دن مولائے حقیقی کو پیارے ہوئے، نہایت خاموش طبع، ملنسار، خوش اخلاق اور ہنس مکھ شخصیت کے مالک تھے۔ مرحوم کھیوڑہ ضلع جہلم کے رہنے والے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ گورنمنٹ سروس میں بطور سپرنٹنڈنٹ سنٹرل ایکسائز مقرر تھے کہ اسی دوران قریباً ۵۰ برس کی عمر میں دل کے شدید حملہ کا شکار ہو گئے۔

محترم راجہ صاحب کے خسر محترم میاں ناصر علی صاحب جھنگ صدر کے معروف بزرگ ہیں۔ مرحوم کی بیوہ نہایت صابرہ شاکرہ ہیں۔ جن کے پاس مرحوم کی یاد دو بچے اور ایک بچی ہیں۔ مولائے کریم سب کا حافظ و ناصر ہو اور بچوں کو اپنے باپ کے نقش قدم پر ایمان و اخلاص اور اخلاق و کردار میں اعلیٰ نمونہ بنائے اللّٰھم آمین۔ مجھے قیام سیالکوٹ کے دوران محترم راجہ صاحب سے بکثرت ملنے کا اتفاق ہوا۔ بڑے مہمان نواز۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند۔ قربانیوں میں پیش پیش اور نیک تحریکات میں خوش دلی سے حصہ لینے والے تھے خداوند کریم اپنے فضل سے مرحوم کے درجات ہمیشہ بلند سے بلند تر فرماتا رہے۔ آمین

(محمد اعظم اکسیر مربی انچارج ضلع گوجرانوالہ)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۶ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۶/۸۳ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱/۷/۸۳ تا ۳۰/۶/۸۶) کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کے لئے ۱۵/۷/۸۳ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جائیں تاکہ مزید کاروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جا سکیں۔ جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔

ضروری ہدایات:۔

۱۔ انتخاب کرواتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔ جس نے گذشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۲۳ فیصد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو اور جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے۔ کہ وہ باترجمہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲۔ جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان، معلمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال آمد یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

قرآن پاک پر ہمیشہ تدبر کرو

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے تنعل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں.... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی"

(اخبار الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے اس کے حقائق و معارف کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اس پر خلوص نیت سے تدبر کرنے والے ہمیشہ روحانی موتیوں سے اپنی جھولیوں کو بھرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن، ربوہ)

شادی کی دو مبارک تقاریب

ربوہ۔ بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۸۳ء محترم سید محمد بشیر شاہ صاحب آف چھگلہ ضلع ہزارہ کی دو صاحبزادیوں عزیزہ سیدہ بشریٰ سلمہا اور عزیزہ سیدہ حنیفہ سلمہا کی تقاریب کوٹھی "الضیاء" فیکٹری ایریا ربوہ میں عمل میں آئیں۔

۱۔ عزیزہ بشریٰ سلمہا کی شادی عزیز سید تنویر احمد شاہ سلمہ اللہ ابن محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب ربوہ کے ہمراہ ہوئی ہے ان کا نکاح محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۱۴ جنوری ۱۹۸۱ء کو مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں ۱۵ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔

۲۔ عزیزہ سیدہ حنیفہ سلمہا کی شادی عزیز سید شبیر احمد شاہ سلمہ اللہ ابن محترم سید بشیر احمد شاہ صاحب ربوہ کے ساتھ ہوئی ہے۔ ان کا نکاح محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے یکم جنوری ۱۹۸۳ء گھر مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں ۱۵ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔

دس جنوری کو بعد نماز عصر ان دونوں بچیوں کی تقریب رخصتانہ "الضیاء" فیکٹری ایریا ربوہ میں عمل میں آئی جس میں چھگلہ سے آئے ہوئے مہمانوں اور مقامی احباب کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلے حضور نے مردانہ حصہ میں ان رشتوں کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ بعدہٗ حضور نے زنانہ حصہ میں تشریف لے جا کر وہاں بھی دعا کرائی اور دونوں بچیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اگلے روز ۱۱ جنوری کو (منیجر دواخانہ خدمت خلق) سید بشیر احمد صاحب نے اپنے دونوں فرزندوں سید تنویر احمد شاہ اور سید شبیر احمد شاہ کی شادیوں کی خوشی میں اپنے مکان واقع عقب گول بازار ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان سیدنا حضرت اقدس کے متعدد افراد اور دیگر مقامی احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی اور دعوت طعام کے اختتام پر دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو شادیوں کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور انہیں مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

مقابلہ مضمون نویسی

اس سہ ماہی کے اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ابھی عرفہ ہے" ناظمین اطفال اپنے مجالس کے مضامین جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم

(نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ - برطانیہ)

(مکرم رشید احمد چوہدری صاحب، ایم اے، ایل ایل بی، بی ٹی، سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ برطانیہ)

محترم عبدالعزیز دین صاحب جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء نیشنل پریذیڈنٹ رہے۔ نہایت ہی دعاگو بزرگ تھے۔ آپ ۱۹۲۸ء میں عین جوانی کی عمر میں انگلستان تشریف لائے اور تادم آخر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے لوث خدمت کرتے رہے۔ مرحوم ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ ہر فرض کو بڑی محنت، بڑی لگن اور بڑے سلیقہ سے سرانجام دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ابتدائی جلیل القدر مبلغین کرام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد اور مولانا جلال الدین صاحب شمس سے لے کر موجودہ امیر و مشنری انچارج تک سب کے ساتھ کام کرنے کی نمایاں توفیق عطا فرمائی۔ تبلیغی مہمات میں مرحوم اکثر ان مبلغین کرام کے ساتھ ہوتے۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے ساتھ سپین اور پھر شمالی افریقہ کے علاقہ تانجیر (TANGIR) تبلیغی سروے کے لیے گئے۔ محترم جلال الدین صاحب شمس کے زمانہ میں ایک پادری مسٹر گرین کے ساتھ ہائیڈ پارک لنڈن میں ایک مباحثہ کا انتظام کیا گیا تھا جو متواتر کئی ماہ تک جاری رہا۔ اس مباحثہ میں بسا اوقات آپ کو ترجمانی کے فرائض ادا کرنا پڑتے تھے۔ اسی طرح حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ساتھ بھی لگاتار ہر اتوار ہائیڈ پارک جاتے جہاں حضرت مولوی صاحب تبلیغی لیکچر دیا کرتے تھے۔ پھر مولانا بشیر احمد رفیق صاحب کے زمانہ میں لنڈن سے تقریباً ۵۰ میل دور ساحل سمندر پر واقع ایک شہر برائٹن میں تبلیغ کا پروگرام بنایا گیا اور وہاں پر ہر ہفتہ ایک ہال کرایہ پر لے کر اسلام پر لیکچر دیئے جاتے تھے اس تمام کام میں بھی محترم عزیز صاحب مولانا رفیق صاحب کے معاون و مددگار رہے۔ اکثر مجالس میں وہ ان پرانے بزرگوں کے ایمان افروز واقعات سنا کر ہمارے دلوں کو گرماتے تھے۔ مرحوم بڑے ملنسار، ہمدرد، خاندانِ حضرت اقدس سے بے پناہ محبت رکھنے والے اور نافع الناس وجود تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اپنا ذاتی نقصان کر کے بھی دوسروں کی مدد کرنا اپنا فرضِ اولین سمجھتے تھے۔ کسی زمانہ میں لنڈن کے مصروف ترین ریلوے سٹیشن CLAPHAM JUNCTION کے قریب ان کی دکان تھی اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی ضرورت مند دکان پر پہنچتا اور اپنا مدعا بیان کرتا۔ کسی دفتر میں کوئی کام ہوتا یا کوئی اور جھمیلا۔ عزیز صاحب فوراً دکان بند کرتے اور اس کے ساتھ چل پڑتے اور جب تک وہ کام سرانجام نہ پا جاتا چین نہ لیتے تھے۔ زندگی کے آخری لمحات میں بھی رفاہِ عامہ کے کاموں میں لگے رہے اتوار کے روز جس دن آپ کی وفات ہوئی جماعت احمدیہ کی جنرل کونسل کا دوسرا اجلاس تھا جہاں ملک کے طول و عرض سے آئے۔ نمائندے جماعتی بہتری کے لیے تجاویز پر غور و خوض کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ مرحوم بھی اس اجلاس میں شرکت کی تیاری کر رہے تھے۔ کہ دل میں ہلکا ہلکا درد محسوس ہوا۔ اسی دوران ایک احمدی خاتون چند کاغذات لے کر آگئیں جن پر آپ کو دستخط کرنا تھے کاغذات دیکھ کر دستخط کیے اسی اثنا میں تکلیف بڑھنی شروع ہو گئی۔ ڈاکٹر کو فون کیا گیا۔ ایمبولنس آئی اور وہ ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ اور اسی رات ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

محترم عزیز صاحب تبلیغ کے شیدا تھے اور کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ اس میدان میں آپ کو خاصا ملکہ تھا۔ زبان شستہ اور شخصیت بارعب تھی جس کی وجہ سے اپنوں اور غیروں سبھی میں مقبول تھے۔ آپ چونکہ عدالتوں میں ترجمان کے فرائض سرانجام دیتے تھے اس لیے وکلاء۔ پولیس افسران اور جج صاحبان سے اکثر آپ کو سابقہ پڑتا رہتا تھا۔ وہ سب آپ کی قابلیت اور ایمانداری کے معترف تھے اور بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ان سب کو کسی نہ کسی موقع پر حضرت مسیح موعود کی کوئی نہ کوئی کتاب پڑھنے کے لیے دی ہے اور اس طرح جماعت احمدیہ کو متعارف کرایا ہے۔

آپ کی تبلیغ کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ زیرِ تبلیغ افراد کو کھانے پر بلاتے اور ساتھ ہی چند ایک احمدی دوستوں کو بھی مدعو کر لیتے اس طرح کھانے کے دوران ہلکی پھلکی گفتگو ہوتی۔ جس میں وہ حضرت مسیح موعود کی شخصیت، آپ کا مقام اور آپ کی بعثت کا مقصد حاضرین پر واضح کرتے۔ حال ہی میں ایک ایسی ہی تقریب ان کے گھر منعقد ہوئی جس میں انہوں نے چند مصری ڈاکٹروں کو جو اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان تشریف لائے ہوئے تھے مدعو کیا ہوا تھا ان پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لیے بے قرار ہو گئے تھے اور خاص وقت لے کر وہ لنڈن مسجد میں حضور پُر نور سے ملے اور آپ کے ارشادات سے استفادہ حاصل کیا۔

دیگر جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ حصہ لیتے تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ جماعت کے ہر کارکن کی چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا دل و جان سے عزت کرتے تھے اور بڑی ہی محبت سے پیش آتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جب انگلستان میں قضا بورڈ کا قیام فرمایا تو اس کے ارکان میں ایک قاضی محترم عزیز صاحب تھے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ رات گئے تک ایک فریق دوسرے فریق کے خلاف اپنی شکایات کا دفتر کھولے بیٹھا رہتا مگر کیا مجال کہ عزیز صاحب کے ماتھے پر بل آجائے۔ نہایت تحمل کے ساتھ ان کی باتوں کو سنتے چلے جاتے۔

چند سال کی بات ہے ایک تنازعہ کے سلسلہ میں مجھے اور عزیز صاحب کو مولانا شیخ مبارک احمد امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کا ارشاد موصول ہوا کہ ہڈرسفیلڈ جا کر اس کا تصفیہ کیا جاوے چنانچہ ہم لنڈن سے ٹرین پر سوار ہوئے۔ رستہ میں حسب عادت عزیز صاحب نے ہمسفر انگریز نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے تبلیغ کرنی چاہی مگر انہوں نے مطلق اس طرف توجہ نہ دی۔ عزیز صاحب فرمانے لگے آج سفر کا مزا نہیں آرہا خیر جوں توں کر کے سفر کا کافی حصہ گزرا اور وہ پرانے واقعات کی جگالی کرتے رہے کہ کس طرح وہ آج سے تیس چالیس برس پیشتر تجارت کی غرض سے ان علاقوں میں گھوما کرتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ تبلیغ دین بھی کیا کرتے تھے۔ فرمانے لگے اس وقت انگریز مرد اور عورتیں مذہب کے متعلق گفتگو کرنا پسند کرتے تھے۔ اور آج اس موضوع سے بیزار نظر آتے ہیں:۔ گاڑی ایک چھوٹے سٹیشن پر رکی جہاں ہم نے ٹرین بدلنی تھی شام ہو رہی تھی۔ چند مسافر ہماری ٹرین سے اترے اور اپنی اپنی راہ ہو لیے اب پلیٹ فارم پر صرف ہم دونوں ہی رہ گئے تھے دوسری گاڑی پکڑنے کے لیے سیڑھیاں چڑھ کر دوسرے پلیٹ فارم پر جانا تھا اور عزیز صاحب بوجہ گھٹنوں کی تکلیف کے بہت آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ اتنے میں ریلوے کا ملازم ایک بوڑھا انگریز قریب سے گزرا اور عزیز صاحب کو آہستہ آہستہ چلتا دیکھ کر کہنے لگا ٹھہریئے میں آپ کو ریلوے لائن پر سے گزار دیتا ہوں آپ کو سیڑھیاں چڑھنے میں تکلیف ہو گی ہم نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کے ساتھ چل پڑے۔ باتیں شروع ہوئیں پہلے موسم کا تذکرہ پھر ملک میں اخلاقی انحطاط کا ذکر، بوڑھا انگریز بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا کہ گاڑی آنے میں ابھی وقت ہے چلو میرے دفتر میں بیٹھتے ہیں وہاں عزیز صاحب نے باتوں باتوں میں مذہب کی ضرورت اور مذہب اسلام کی خصوصیات بڑے عمدہ انداز میں بیان کیں اسطرح کہ وہ مسحور بیٹھا سنتا رہا اور وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا گاڑی آئی اور ہم رخصت لے کر اس میں سوار ہو گئے۔ مگر اب عزیز صاحب کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ فرمانے لگے خدا کا شکر ہے ہمارا سفر حلال ہو گیا۔

مرحوم ۱۲ اگست ۱۹۱۳ء کو بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے آپ کے پڑدادا کا نام میاں نظام دین تھا، دادا کا نام میاں گلاب دین اور والد کا نام عزیز دین تھا آپ کے پڑدادا، دادا اور والد سبھی حضرت مسیح موعود کے ساتھیوں میں شامل تھے۔ انگلستان آپ کے والد محترم بغرض تجارت تشریف لائے تھے اور بعد میں عزیز صاحب کو اپنے پاس بلا لیا۔ عزیز صاحب نے تمام عمر انگلستان جیسے آزاد ماحول میں جس نیکی اور تقویٰ کے ساتھ زندگی بسر کی وہ ہم سب کے لیے قابلِ رشک نمونہ ہے وہ فی الواقع جماعت احمدیہ کی چلتی پھرتی تاریخ تھے ان کا وجود جماعت احمدیہ برطانیہ کے لیے بیش قیمت سرمایہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے جن کی رحلت سے بظاہر ایک خلا واقع ہو گیا ہے۔ ؎

جا رہے ہیں اب تو لوگ میرے دَور کے
ایسے لگا کہ جیسے کوئی قافلہ گیا

آپ کا تابوت آپ کے فرزند اکبر منیر دین صاحب انگلستان سے ربوہ لے کر گئے۔ جہاں ۱۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات پر فائز فرمائے اور آپ کی اہلیہ محترمہ، فرزندان، اور صاحبزادیوں نیز دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ہر رنگ میں خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

جلسہ یوم مصلح موعود

تمام جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ حسب سابق ۲۰ فروری کو "یوم مصلح موعود" منائیں اور اس موقعہ پر احباب جماعت کو اس پیشگوئی کا پس منظر اس کی اہمیت اور حضرت مصلح موعود کے کارناموں سے آگاہ کیا جائے اور اس کی رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائی جائے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے لجنات

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کا مالی سال اکتوبر ۱۹۸۲ء سے شروع ہو چکا ہے مگر مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ابھی تک چندہ مجری لجنہ۔ اجتماع لجنہ، ناصرات۔ ناصرات مجری۔ خدمت خلق موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم تمام ایسی لجنات اس طرف خصوصی توجہ کریں۔ شکریہ۔ (سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضلع جہلم:۔ چک جمال۔ منتھال۔ محمود آباد۔ دوالمیال۔ کلر کہار۔ بھون۔ پنڈ دادنخان۔ ڈنڈوت **ضلع لاہور:۔** اس اڈہ چھبیل۔ اصل گروکے۔ موہلن وال۔ **ضلع قصور:۔** شمس آباد۔ لدھیکے نیویں۔ جاہمن۔ باٹاپور۔ **ضلع راولپنڈی:۔** مندووال۔ چنگا بنگیال۔ کوہاٹ۔ **ضلع بھکر:۔** چک ۶۰۰/ن.م.ل۔ چک ۴۶۷/ت.د.ر چک ۴۹/ن.م.ل **ضلع میانوالی:۔** میانوالی **ضلع اٹک:۔** کیرلی پنجند۔ **ضلع لیہ:۔** چک ۳/م.ر۔ چک ۱۷۰/ت.د.ر **ضلع مظفر گڑھ:۔** مظفر گڑھ۔ بیٹ چنی والا۔ علی پور۔ کوٹ ادو۔ **ضلع پشاور:۔** بازید خیل **ضلع راجن پور:۔** راجن پور۔ **ضلع ڈیرہ غازیخان:۔** بستی احمد پور۔ کوٹ قیصرانی۔ **ضلع رحیم یار خان:۔** رحیم یار خان۔ بستی جھنڈا۔ ابا با۔ گدھا سنگھ۔ بستی بابا اللہ بخش۔ صادق آباد۔ چک ۱۴۴ کاکڑلی چک ۳۶/ن.م.ر غربی۔ چک ۷۴/م چک ۶۵/م۔ چک ۷۸ عباسیہ۔ ڈھنڈی۔ بستی نبی پور چک ۱۴۳/م **ضلع سکھر:۔** شکارپور۔ **ضلع جیکب آباد:۔** گدو بیراج **ضلع سانگھڑ:۔** احمد پور۔ فتح پور۔ **ضلع بہاولپور:۔** چک ۲۳/ن.م.ر۔ اوچ شریف۔ احمد پور شرقیہ چک ۱۸۳ مراد۔ چک ۱۹۲ مراد چک ۲۲ حمید آباد **ضلع بہاولنگر:۔** چک ۱۰۶۔ چک ۱۸۴/ن.م.ر۔ چک ۳۰/م.ر۔ چک ۹۳ نہر فتح۔ چک ۵۶/م.ر۔ چک ۳۲۷/م.ر مروٹ۔ چک ۲۱۳/ن.م.ر۔ چک ۱۹۱/ن.م.ر۔ چک ۲۲۳/ن.م.ر **ضلع خیرپور:۔** خیرپور۔ گوٹھ چوہدری غلام محمد چیمہ۔ **ضلع نوابشاہ** گوٹھ عطا محمد۔ گوٹھ مولا بخش۔ گوٹھ امام بخش۔ جمال پور۔ گوٹھ شاہ دین۔ کنڈیارو۔ بھریا روڈ۔ گوٹھ عبدالسلام مورو۔ قاضی احمد۔ **ضلع لاڑکانہ:۔** لاڑکانہ۔ وارہ۔ الور آباد۔ نصیر آباد۔ گوٹھ جام خاں چانڈیہ۔ **ضلع تھرپارکر** محمد آباد اسٹیٹ۔ نور نگر فارم۔ پھیرو چچی۔ گوٹھ مصطفیٰ فارم۔ سنجر چانگ۔ گوٹھ چوہدری نذیر احمد باجوہ نواز آباد۔ ظفر آباد اسٹیٹ۔ آصف آباد فارم۔ نوکوٹ۔ کریم نگر فارم۔ صادق پور۔ ڈگری۔ نوکوٹ۔ بستی نور پور تھورو۔ **ضلع بدین:۔** بدین۔ کوٹ احمدیہ۔ ظفر آباد فارم۔ ٹنڈو غلام علی۔ چک ۲/ن.م.ر۔ **آزاد کشمیر:۔** چرنا ڑی۔ رام باڑی۔ درہ شیر خاں پونچھ۔ گلگت۔ باغ۔ نگیال دیتال۔ **ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں۔** ڈیرہ اسماعیل خاں۔

دعائے مغفرت

۷ جنوری ۸۳ء کو مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۲۴/ن.م.ل تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر ٹریکٹر الٹ جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

وفات کے وقت عمر ۳۵ سال تھی۔ مرحوم بہت مخلص نوجوان تھے اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

(عبداللطیف معلم وقف جدید چک ۵۱۳/ج چھٹیانوالہ)

معجون مقوی دماغ

مکمل کورس -/۳۶ ؁ حکیم قاضی نذر محمد
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ
حافظ آباد (گوجرانوالہ)

پلاٹ برائے فروخت

محلہ دارالصدر غربی میں ڈاکٹر چوہدری شاہنواز ڈوکنال کا ایک انتہائی موزوں پلاٹ فروخت کرنا مطلوب ہے
خواہشمند احباب فوری رابطہ کریں
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
ربوہ

ربوہ میں کاروبار کے لیے سنہری موقع

ایک چالو مرغی خانہ (رقبہ ایک کنال) فوری ضرورت کے تحت برائے فروخت
۲۲/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ
رابطہ کے لیے مرزا عبدالسمیع

رپورٹ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فرنکفرٹ (مغربی جرمنی)

مرتبہ:۔ مکرمہ کوثر شاہین صاحبہ جنرل سیکرٹری

۳۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو صبح دس بجے مکرم منصور احمد خان صاحب (مشنری انچارج) کی منظوری سے مرتب شدہ پروگرام کے مطابق سالانہ اجتماع شروع ہوا۔ مکرمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی) اس اجتماع میں مہمان خصوصی تھیں۔ امۃ القیوم مبارکہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز کیا۔ تلاوت کے بعد لجنہ اماء اللہ کا عہد نامہ صدر صاحبہ کی قیادت میں دہرایا گیا۔ بعد ازاں عفیفہ محمود صاحبہ نے نظم پڑھی۔ اور پھر مکرمہ مسز منور عبداللہ صاحبہ نے سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی طرف سے موصول ہونے والا پیغام پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے سالانہ کارگزاری رپورٹ اردو میں پڑھ کر سنائی۔ ۱۱ بجے دوپہر ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام نورین محمود صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوا۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد ثروت ناز صاحبہ نے نظم پڑھی بعد ازاں بچیوں نے اسلامی ترانہ "ہم اسلام کا اونچا پرچم کریں گی۔ دین کو دنیا پہ مقدم کریں گی" مل کر گایا۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں منصفین کے فرائض مکرمہ امۃ العلیم خانصاحبہ۔ مسز وحیدہ خان صاحبہ نے ادا کئے۔ منصفین کے فیصلہ کے نتائج یوں ہیں۔

معیار اوّل۔۔۔

اوّل۔ نورین محمود۔ دوم۔ بشریٰ احمد۔

معیار دوم:۔ اوّل۔ عطیہ نور۔ دوم۔ آصفہ جاوید

سوم:۔ دردانہ مقصود۔ یاسمین محمود۔

معیار سوم:۔ اوّل۔۔ طیبہ ناز۔ دوم:۔ نذرت خان مبشرہ۔ مقابلہ نظم خوانی میں منصفین کے فرائض مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ۔ مکرمہ بشریٰ داؤد صاحبہ اور مسز شریف خالد صاحبہ نے ادا کئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق:۔

معیار اوّل:۔ اوّل۔ نور فرقان۔ دوم:۔ ثروت ناز

معیار دوم:۔ آصفہ جاوید۔ دوم:۔ ریحانہ مقصود ندرت سلطانہ اور نصرت فرزانہ۔ سوم:۔ دردانہ اور نگینہ مقصود۔

معیار سوم:۔ اوّل۔ مبشرہ محمود۔ دوم۔ نذرت خان سوم۔ حنا قریشی۔

بعد ازاں تقریری مقابلے شروع ہوئے۔ اردو اور جرمن ہر دو مقابلہ میں مکرمہ طلعت صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ۔ مکرمہ راجہ صاحبہ اور مکرمہ مسز قریشی صاحبہ نے منصفین کے فرائض سرانجام دیئے۔

اردو تقریری مقابلہ معیار اوّل:۔

اوّل:۔ ثروت ناز۔ دوم:۔ نورین محمود۔ سوم:۔ یاسمین محمود۔

جرمن تقریری مقابلہ معیار اوّل

اوّل:۔ عطیہ۔ دوم۔ ثروت ناز۔ سوم:۔ رخسانہ خالد

معیار دوم:۔ اوّل۔ عطیہ نور۔ دوم:۔ فرخ ناز۔ سوم۔ طیبہ ناز۔

ناصرات کے پروگرام کے بعد مکرمہ ثمینہ احمد صاحبہ مکرمہ مسز رابعہ صاحبہ اور مکرمہ مسز قریشی صاحبہ (جرمن خواتین) نے جرمن زبان میں اسلام کے بارہ میں مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ ایک بجے دوپہر مکرمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے بہنوں کو احمدی خواتین کے فرائض اور بیرون ممالک میں ذمہ داریوں سے روشناس کرایا نیز بہنوں کو بتایا کہ ہمیں بہترین مثالی زندگی گزارنے کے لئے اسلامی طرز زندگی کو اختیار کرنا چاہیئے۔ ایک بجکر تیس منٹ پر صنعتی نمائش لگائی گئی۔ جس میں بہنوں کی اپنے ہاتھ سے تیار کی ہوئی خوبصورت اشیاء رکھی گئیں۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق نتیجہ یہ رہا۔

نٹنگ:۔ اوّل۔ مسز ناہید اور مسز منیرہ مقصود۔ دوم۔ مسز منصورہ الیاس۔ سوم۔ مسز کوثر شاہین ملک

سلائی:۔ اوّل۔ مسز عفیفہ محمود صاحبہ۔ دوم۔ مسز فہمیدہ خالد صاحبہ سوم۔ مسز منور عبداللہ صاحبہ۔

کڑھائی:۔ اوّل۔ مسز راضیہ جاوید صاحبہ۔ دوم مسز بشریٰ مبشر صاحبہ

سجاوٹ:۔ اوّل مسز بجے مقصود صاحبہ۔ دوم۔ مسز راشدہ محسن صاحبہ۔

دو بجے دوپہر کھانے اور نماز کے لئے وقفہ کیا گیا۔ مکرمہ مسز امۃ العلیم خان صاحبہ نے نماز پڑھائی۔

ساڑھے تین بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرمہ مسز زبیدہ جاوید صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ مسز مسعودہ خانصاحبہ نے کلام محمود میں سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد مقابلہ قرآت شروع ہوا۔ اس مقابلہ میں منصفہ کے فرائض مکرمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی) نے ادا کئے۔

اوّل:۔ مسز زاہدہ جاوید صاحبہ مسز عفیفہ محمود صاحبہ۔ دوم۔ مسز آنسہ چوہدری صاحبہ سوم۔ مسز طلعت رحیم

مقابلہ نظم خوانی:۔ اوّل:۔ مسز زاہدہ جاوید صاحبہ۔ دوم:۔ مسز آنسہ چوہدری صاحبہ۔ سوم۔ مسز عفیفہ محمود اور مسز مسعودہ خان۔

مکرمہ مسز امۃ العلیم خانصاحبہ اور مکرمہ بیگم نیازی صاحبہ نے منصفین کے فرائض سرانجام دیئے۔

مقابلہ اردو تقریر:۔ اوّل۔ کوثر منصور صاحبہ۔ دوم۔ رخسانہ سلیم صاحبہ۔

انگریزی تقریری مقابلہ میں حصہ لینے والی صرف ایک بہن ثمینہ احمد تھیں۔ جو پہلے انعام کی مستحق قرار پائیں۔

مقابلہ دینی معلومات:۔

اس مقابلہ میں ۵۲ ممبرات نے حصہ لیا ہر بہن سے ۴۰ سوالات پوچھے گئے۔

اوّل:۔ مسز فریدہ سمیع صاحبہ اور دوم انعام کی مستحق درج ذیل بہنیں قرار پائیں۔

مکرمہ امۃ العلیم خانصاحبہ۔ مکرمہ بشریٰ داؤد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبہ۔ مکرمہ آنسہ چوہدری صاحبہ۔ مکرمہ زاہدہ جاوید صاحبہ۔ مکرمہ شاہدہ باجوہ صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ۔ مکرمہ فہمیدہ خالد صاحبہ۔ مکرمہ نصرت قمر صاحبہ۔ مکرمہ مسز نیازی صاحبہ۔

شام چھ بجے مکرم منصور احمد خان صاحب (مشنری انچارج) نے "احمدی خواتین کے لئے پردہ کی ضرورت و اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے بے پردگی کے نقائص پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تمام احمدی خواتین کو پردہ کرنے کی تلقین کی اور مخلوط پارٹیوں سے دور رہنے کی نصیحت کی۔ آخر پر مکرمہ صدر صاحبہ نے تقریر کی جس میں آپ نے لجنہ کی سرگرمیوں کا مختصر تذکرہ کیا اور بہنوں کو توجہ دلائی کہ وہ لجنہ کے کاموں کی طرف خاص توجہ دیں اور ہر بہن لجنہ کی تنظیم کی ایک ممد و معاون ممبر ثابت ہو۔

آخر پر خاکسار نے مہمان خصوصی اور تمام بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے مل کر اس اجتماع کو کامیاب بنایا۔

اعلانِ نکاح

۲۲ جنوری ۱۹۸۳ء کو مکرم منظور الحق صاحب پال ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم نے میرے لڑکے عزیزم چوہدری محمود احمد کے نکاح ہمراہ عزیزہ فرح ناز انصاری بنت مکرم نامر احمد صاحب انصاری زعیم انصار اللہ کالا گجراں ضلع جہلم بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ پڑھا

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(چوہدری محمد خان صدر جماعت احمدیہ دینہ ضلع جہلم)

اہلِ ربوہ کی ضروریات کے پیشِ نظر

شاہ آپٹیکو گول بازار ربوہ

- نظر و دھوپ کی عینکیں ہر قسم
- عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق احتیاط سے تیار کی جاتی ہیں۔
- معائنہ نظر کا تجربہ کار عملہ
- طلبا اور اساتذہ کیلئے خصوصی رعایت
- مستحق افراد کیلئے عینکیں مفت تیار کی جاتی ہیں

شاہ آپٹیکو گول بازار ربوہ

(نزد خلافت لائبریری)

درخواست ہائے دعا

مکرم حاجی عبد السمیع صاحب زعیم انصار اللہ رحمت شرقی (ب) ربوہ کچھ دنوں سے بعارضہ دل اور بعارضہ شوگر صاحب فراش ہیں ابھی پچھلے دنوں انہیں اپنی والدہ محترمہ کی وفات کا صدمہ بھی پہنچا ہے۔ مزید برآں ان بیماریوں نے انہیں کمزور کر دیا ہے احباب کرام سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

● آج ۲۵ جنوری میرا بیٹا شوکت حسن پانچ سال کا ہو گیا ہے۔ اس خوشی میں پچاس روپے ارسال خدمت ہیں۔ دعا کریں خدا تعالیٰ اس کو لمبی صحت والی زندگی سے نوازے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(امۃ الجمیل فریدہ ۱۶ دارالصدر شمالی ۔ ربوہ)

● خاکسار کے بھائی مکرم سعید احمد صاحب قریشی کی شادی کو آٹھ سال ہو گئے ہیں ابھی اولاد نرینہ سے محروم ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نرینہ اولاد کی نعمت سے نوازے۔ آمین۔

(رشید احمد قریشی بانو بازار۔ رحیم یار خان)

بازیافتہ نقدی و زیور

۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کو یعنی جلسہ سالانہ کے دوسرے روز جلسہ گاہ (مستورات) سے کچھ نقدی اور بندے کا ایک ٹوٹا ہوا ٹکڑا اسی طرح ایک ٹوٹی ہوئی انگوٹھی ملے تھے۔ جس کسی کے بھی ہوں نشانی بتا کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ سے حاصل کر سکتی ہیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

تصحیح

الفضل ۲۵ نومبر کی اشاعت میں نیر الاسلام صاحب مبلغ انڈونیشیا کی ڈائری میں مکرم کیپٹن این یو صدیقی کے والد کا نام غلطی سے میجر عبد القادر شائع ہو گیا۔ کیپٹن نعمت اللہ صاحب صدیقی کے والد محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب مرحوم تھے جو تحریک جدید میں ایک لمبے عرصہ تک افسر امانت کے منصب پر کام کرتے رہے ہیں۔

(وکیل التبشیر ۔ ربوہ)

گوجرانوالہ میں بجلی کے سامان کا منفرد ادارہ

نصیر الیکٹرک سٹور

جہاں ہر قسم کا وائرنگ کا سامان • تاریں • ٹیوبیں • بلب اور دیگر بجلی کا سامان تھوک و پرچون دستیاب ہے۔

پروپرائیٹر:۔ حاجی نصیر احمد سولنگی گھنٹہ بازار گوجرانوالہ

ٹنڈر نوٹس

پرسنلیج اسٹم ٹریٹ ٹنڈر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ شاہرات کے ان منظور شدہ ٹھیکیداروں جنہوں نے برائے سال ۸۳-۱۹۸۲ء اپنے نام انلسٹمنٹ/ تجدید کروائے ہیں۔ مطلوب ہیں۔ مورخہ ۱۴/۲/۸۳ بوقت ۱۲ بجے دوپہر وقت مقررہ پر ٹھیکیداروں یا ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

دیگر شرائط مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ ٹنڈر بذریعہ ڈاک یا ٹیلیفون قابلِ قبول نہ ہوگا۔

۲۔ ٹنڈر بغیر زرِ ضمانت ناقابلِ قبول ہوگا۔ زرِ ضمانت چالان خزانہ یا کسی ڈیپازٹ کال کے قابلِ قبول ہوگا۔

۳۔ ٹنڈر ان ٹھیکیداران کو دیئے جائیں گے جو تمام کاغذات اندراج ٹھیکیداری برائے سال ۸۳-۱۹۸۲ء پیش کریں۔ بصورت دیگر ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

۴۔ کام کی شرائط و تفصیلات یعنی شرح نقشہ جات ڈرائنگ وغیرہ کسی بھی دن دفتری اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۵۔ زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بغیر وجہ بتلائے کوئی ایک یا تمام ٹنڈر منسوخ کر دے۔

۶۔ مشروط ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔

۷۔ دستاویزات ٹنڈر دفتری اوقات میں بعوض مجوزہ فیس (ناقابلِ واپسی) ۱۴/۲/۸۳ تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر وصول کرنے کی تاریخ کو کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔

۸۔ کمپنی یا فرم کی صورت میں مختار نامہ ٹنڈر کے ہمراہ لگانا ضروری ہے۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ کام	زرِ ضمانت	معیاد کام
۱۔	تعمیر سڑک جلالپور تا قتال پور لمبائی ۵ میل ضلع جھنگ	۴۳۰۰۰۰/-	۸۶۰۰۰/-	۱۲ ماہ
۲۔	تعمیر امین پور تا دادو والا آغاز از دادو والا میل ۰ تا ۵ء۵	۲۵۰۰۰۰/-	۵۰۰۰۰/-	۱۰ ماہ

IPL-613

مہتمم شاہرات جھنگ

ہاؤسنگ سکیم

شکور پارک ربوہ

پروپرائیٹر:۔

ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں

ٹاؤن کمیٹی سے نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے

پکی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں

ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ ہر قسم کے جھگڑے سے پاک

سیل شروع ہے احباب فائدہ اٹھائیں

مومن اسٹیٹس گول بازار ربوہ فون ۵۱۷ — علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴

صدیق اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰ — املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ

حاجی عبد السمیع ۱۶ باسط منزل دار الرحمت شرقی ب ربوہ فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴
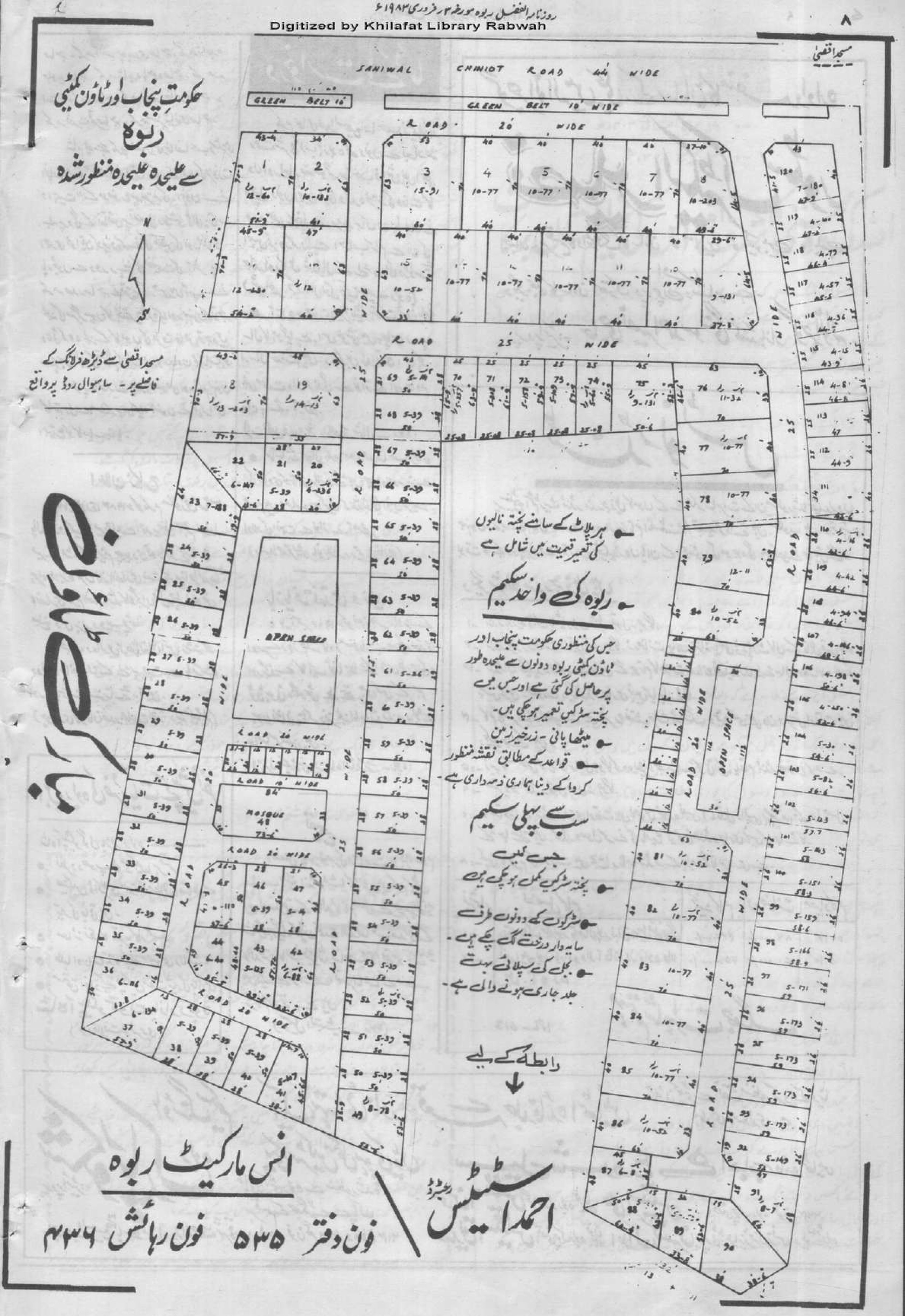
Digitized by Khilafat Library Rabwah